

سلسلہ مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب و ترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت مولانا فضل محمد سواتی رحمۃ اللہ علیہ

۹ مئی ۱۹۵۵ء

تاریخ: ۱۶/رمضان ۱۳۷۴ھ

گرامی مفاخر محترم! زادکم اللہ کرامۃً و کرمًا جمًّا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نامہ مکارم نے ممنون و شاد کام فرمایا:

اے تو خوش باشی کہ وقتِ ما خوش کردی

محترم! جو کچھ آپ نے فرمایا بالکل صحیح ہے اور الحمد للہ کہ مجھے کافی حد تک اس کا احساس ہے، مجھے اگر اس کا خطرہ ہوتا کہ آپ مجھے بالکل بے نوا چھوڑ دیں گے تو آخری حیلہ و سیلہ عالم اسباب میں یہی تھا کہ مولانا مدنی مدظلہم کو اس انداز سے عریضہ لکھتا کہ مجھے کامل توقع تھی کہ وہ آپ کو مجبور کرتے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جواب میں آپ کو بے بس بناتا تھا، لیکن خیال یہی تھا کہ الحمد للہ جانہین کو جو قلبی رابطہ ہے شاید کسی توسل کے وجود رابطے کی حاجت نہ ہوگی۔

میں بارہا والد محترم مدظلہ اور رفیق محترم مولانا لطف اللہ صاحب اور خدا جانے کتنے حضرات کے سامنے اس حقیقت کا اعتراف بلا کسی تردید کے کر چکا ہوں کہ طلبہ سے زیادہ اور کہیں زیادہ اساتذہ کو آپ کی حاجت ہے۔ کسی علمی ادارے کا اور اہم ترین کسی علمی خدمت کا جب بھی تصور آیا تو آپ کے وجود

تعریف (خوشامد) کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈالو۔ (حضرت محمد ﷺ)

کا تصور لازم ماہیت پایا۔ اور اہم ترین اور عظیم ترین علمی خدمت میں رفاقت کو لزوم بین بالمعنی الاخص سے کم تصور نہیں کیا۔ خدا کا شکر ہے کہ میں تو دارین کی معیت دائمی اور قرب حقیقی کا متمنی رہا ہوں۔

ان حالات اور ان اعتقادات میں یہ کتنا بڑا ظلم اور عدوان ہوتا کہ آپ مجھے ایسا بناتے کہ سارے اعتقادات نفیض معتقد بنتے، اور ’لایحتمل النقیض‘ والے ایقانی درجہ کو وسوسہ نفسانی بناتے۔ خدا کی قسم! خدمت، قدر دانی و ما الی ذلک من الکلمات المتعارفة کو اس مقام کے لیے جہاں ہم اور آپ ہیں ایک اجنبیت اور غیریت سمجھتا ہوں۔ آپ جو کچھ ہیں اور جیسے کچھ ہیں ظاہری یا معنوی ہم حتمی عقد کر چکے ہیں، خیال رویت کی حالت منتظرہ کی اس میں کوئی گنجائش نہیں۔ اس بازار میں یوسف خریدار بن چکا ہے، نقد زر سے نہیں نقد جان سے:

ولي شاهد من مقلتي ولساني

بات پھیل رہی ہے اور داستان لذیذ ہے، جانین کا رابطہ چونکہ موضوع بحث ہے، اس لیے مزید تطویل سے شاید بدیہی نظری بن جائے، اس لیے بجائے تطویل تقصیر ہی انب ہے، اور آپ بھی تسلیم فرمائیں گے کہ اس تقصیر میں میری کوئی تقصیر نہیں ہوگی، بچوں کی تربیت کی اللہ تعالیٰ کوئی سبیل نکال ہی دے گا۔

بہر حال جہاں طیب و عبد اللہ تھے اور آپ دیوبند میں تھے اور وہ تنہا تھے، اب تو عبد الرحمن و قاسم سلمہم کے ساتھ عبد اللہ و طیب ہوں گے، اگر اللہ تعالیٰ ہمارے اس کام کو برکت عطا فرمائے تو ان شاء اللہ! آپ اپنی ہی زیر سایہ سب کی تربیت فرمائیں گے، و ما ذلک علی اللہ بعزیز۔

میں ڈاکخانہ گیا تھا، کچھ کام تھا، جو کچھ ڈاک کا کام آج کرنا تھا کر چکا تھا، ڈاک خانہ میں لفافہ آپ کا ملا، سوء اتفاق سے چشمہ نہیں لے گیا تھا، نا تمام الفاظ کو منتشر شعاعوں سے سمیٹنے کی کوشش کی، اور جلد گھر پہنچا کہ عینک لگا کر پڑھوں، پڑھتے ہی جواب کے لیے چند سطر لکھنے کی فوری خواہش ہوئی، کل تک انتظار مشکل معلوم ہوا۔

میں کل تسنیم و نوائے پاکستان و الفلاح میں مختصر اعلان شائع کرنے والا ہوں۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد مجھے توقع ہے کہ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب بھی جلد آمادہ ہو جائیں گے۔ مولانا طفیل صاحب سے عرصہ دراز کے بعد ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی۔ خدا کا شکر ہے کہ سابق تکدر کا جانین کے دلوں پر کوئی اثر نہ تھا، اپنی سفرِ سرحد کی داستان بڑی تفصیل سے سنائی۔

جو میانہ روی اختیار کرتا ہے، مفلس نہیں ہوتا۔ (حضرت محمد ﷺ)

مجھے ہر جمعہ کو کراچی جانا پڑتا ہے، تاکہ مہمات کی تکمیل کی جلد سبیل نکل آئے۔ تیس ہزار کا بجٹ بنایا ہے، ۱۵ ہزار بھد زکاۃ طلبہ کے لیے، اور ۱۵ ہزار بھد تبرعات برائے تعلیم و کتب۔

تقریباً دونوں مدوں میں نصف نصف تک مرحلہ پہنچ گیا ہے، اس کا عزم الحمد للہ کر لیا ہے کہ بھد مشاہرات زکاۃ کی رقم نہیں لیں گے، اور متعارفہ حیلہ کر کے کام نہیں ملائیں گے، نرجو اللہ سبحانہ أن یسارک لنا فی عزمنا ویوفقنا الی ما فیہ صلاحنا۔ ماہ برکات ہے، اللہ تعالیٰ کے جو دکا مہینہ ہے۔ تخلّق باخلاق اللہ اصفیاء باصفا کا شیوہ ہے، اور تشبہ بالصالحین کم سے کم تو مطلوب ہونا چاہیے۔ میں اپنی ذات اور متعلقین میں جن جن ضروریات و حاجات کی تکمیل کا آرزو مند ہوں، اکثر آپ کے سامنے ہوں گے، فأرجو أن لاتنسوني فی صالح دعواتکم لتلک الحاجات۔

اطلاع:

جمہوریہ سوریہ کی ”مجلس المجمع العلمي العربي“ نے پاکستان سے رکن منتخب کرنے کے لیے سفارت خانہ کے ذریعہ تحقیق کرائی تھی، تین نام پیش ہوئے تھے، ”قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند“۔ پرسوں رجسٹرڈ رسمی اطلاع وزیر معارف سوریہ اور رئیس الوزراء صبرہ کے دستخطوں سے پہنچی ہے۔ والسلام

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

حضرت بنوری عفا اللہ عنہ نام حضرت مولانا فضل محمد سواتی عفا اللہ عنہ

تاریخ: ۹ صفر الخیر

گرامی مفاخر محترم، زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نامہ سامی باعث شرف ہوا، زمانہ دراز کے بعد عہد سابق کی یاد تازہ ہوگئی، مفصل مکتوب نے تقریباً کامل ملاقات کا حظ دیا، توجہ و الطاف کا شکر گزار ہوں۔ حضرت مدنی دامت برکاتہم ۲۷ نومبر کو جمعیت العلماء صوبہ سی پی کی صدارت سے فارغ ہو کر دھولیہ مالیر گاؤں تشریف لے جائیں گے۔ مراجعت میں اگر فرصت ملی تو ہم مشتاقان زیارت کو اپنے قدم میمون سے سعادت اندوز فرمائیں گے۔ وعدہ فرما چکے ہیں، کاش! اس موقع پر آپ بھی ہوتے۔

شیخ کوثریؒ کے چند رسائل بھی بطور ہدیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، آپ کے لیے بھی تو تین رسالے رکھ چھوڑے ہیں، بقیہ زائد نہیں۔ اگر مصر سے کتابیں منگوائیں تو آپ کے لیے منگائیں گے۔ مصر میں کتابیں بے حد گراں ہیں، سو روپیہ کی حقیر رقم مہمات کے لیے ہرگز کفایت نہیں کرتی۔ حیدرآباد کے دائرۃ المعارف کی مطبوعات بہت گراں ہو گئی ہیں، اب صرف بمشکل اربابِ مکاتب کو ربح کمیشن دیتے ہیں، سابق مراعات ختم ہو چکی ہیں: ”آں قدح بشکست آں ساقی نماند“۔

افسوس ”وتسلک الأیام نندا ولها بین الناس“ ہندوستان میں علمی حالات مایوس کن ہیں، بلکہ ہمت شکن، البتہ توقع ہے کہ شاید سرزمینِ پنجاب میں پھر کوئی بہار آئے۔ یہاں مدارس ہیں، اساتذہ ہیں، لیکن طلبہ علم کا قحط ہے۔ بدشوق، مہمل، بد اخلاق کیسے مخاطب بن سکتے ہیں، اس لیے اب مجھ پر یہاں کی زندگی کے متعلق سوچنا پڑ رہا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ کراچی، ملتان وغیرہ سے دعوت نامے آئے تھے، اور مدرسے کے تھے، لیکن میں نے عذر کر دیا تھا۔

دارالعلوم دیوبند نے مطابق تجویز شوریٰ منعقدہ ماہِ شوال دعوت دی تھی، لیکن اعتذار کرنا پڑا۔ آپ نے حضرت گل داد صاحب سے تعلق کی نوعیت کا ذکر نہیں کیا۔ حکیم صاحب کس عالم میں ہیں، آپ کی تجارتِ مردان کا کیا حال ہے؟ پشاور کبھی تشریف لے جانا ہوتا ہے یا نہیں؟ مولوی محمد ایوب کا کیا حال ہے؟

مولانا ادریس صاحب کا ندھلوی شیخ الحدیث جامعہ عباسیہ کو ہو کر ہجرت کرنے والے ہیں۔ مولانا بشیر احمد صاحب وہاں کے سرپرست مقرر ہو گئے ہیں، ان کی وجہ سے یہ انتخاب عمل میں آیا ہے۔ اس وقت ابھی چند سطروں پر قناعت کرتا ہوں، آپ بھی کر لیجیے۔ آج خطوط لکھنے بیٹھا ہوں، بہت لکھنے ہیں، مولوی عبدالرؤف صاحب کو آپ کا والا نامہ دکھلایا تھا، وہ جواب لکھیں گے۔ آج سہ ماہی امتحان میں ہیں، آپ نے سچ فرمایا تھا..... و لکن ایس بالفعل الخ

بس اب رخصت ہوتا ہوں، تو جہات و مراسلات سے فراموش نہ فرمائیں۔

والسلام:

ختم

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

